مولانا شیخ محمد عادل ربانی

عرفات کے دن کی تجلی

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

"وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ"

(قرآن ۰۳:۹۷)۔ "اور حج (مکہ کی طرف سفر کرنا)، گھر (کعبہ) کی طرف، یہ ایک فرض ہے جو انسانیت پر اللہ کا حق ہے، ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہوں (سفر، کھانے کا خرچہ اور ٹھہرنے کا انتظام)؛ اور جو کوئی انکار کرے [یعنی حج (مکہ کے سفر) کو نہ مانے]، تو پھر وہ اللہ سے انکار کرتا ہے، اور اللہ دنیا کے تمام عالمین (انسانوں اور جناتو) سے بےنیاز ہے۔" صدق اللہ العظیم۔

اللہ عزوجل نے لوگوں کو حج کرنے کا حکم دیا ہے، فرمایا ہے کہ جو شخص قادر ہے اسے حج کرنا چاہیے؛ یہ فرض (لازمی) ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب تک کوئی رکاوٹ نہ ہو، لوگوں کو حج کرنا چاہیے۔ شکر ہے اللہ ﷻ کا، آج عرفات کا دن ہے۔ ہم عرفات کے اس مبارک دن سے شرف یافتہ ہیں۔ وہ الٰہی تجلی جو جبل عرفات پر موجود ہے، یہاں بھی محسوس ہو رہی ہے، شکر ہے اللہ ﷻ کا۔ ہم اسے ایسا محسوس کر رہے ہیں جیسے ہم وہاں موجود ہوں، شکر ہے اللہ ﷻ کا۔ یہ مبارک تجلی، یہ خوبصورت تجلی ہم پر آ رہی ہے۔ یہ اللہ ﷻ کی ایک خوبصورت نعمت ہے، اللہ ﷻ کا ایک فضل و کرم ہے؛ یہ ہر سال نہیں ہوتا، بلکہ سال میں صرف ۱ بار یہ تحفہ عطا ہوتا ہے۔ اللہ ﷻ ہمارے شیخ سے راضی ہو، ان کے درجات بلند ہو، ان کی ہمت کے ذریعے ہمارے تمام بھائی اس تجلی کو پا رہے ہیں۔ اگر وہ وہاں نہ بھی گئے ہوں، پھر بھی برکتیں، تجلی اور اجر، ان شاء اللہ، ہم پر بھی آ چکی ہے، شکر ہے اللہ ﷻ کا۔

وہ پوچھتے ہیں، "آج ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" ہمیں جتنا ہو سکے عبادتیں کرنی چاہییں، تسبیحات، تحلیلات، صلوٰۃ (درود پاک) اور ۱۰۰۰ مرتبہ اخلاص پڑھنا چاہیے، شام ہونے تک۔ یہ ایک بڑا فائدہ ہے۔ ہمیں اسے کھونا نہیں چاہیے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ یہ لوگوں کے لیے ایک تحفہ ہے۔ جو لوگ اسے نہیں چاہتے، ان کے بارے میں: "وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ" "اور جو کوئی انکار کرے [یعنی حج سے انکار کرے]، تو اللہ تمام عالمین (انسانوں اور جناتو) سے بےنیاز ہے۔" (قرآن ۳:۹۷)۔

جو لوگ کفر کرتے ہیں، جو اللہ ﷻ کو نہیں پہچانتے، جو اللہ ﷻ کو نہیں چاہتے — اللہ ﷻ کسی کے محتاج نہیں ہیں! اللہ ﷻ کا فضل و کرم صرف مومنوں کے لیے ہے۔ وہ ﷻ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ وہ ﷻ کسی سے کچھ نہیں مانگتے۔ اللہ عزوجل ان نعمتوں اور برکتوں کو اس لیے عطا فرماتا ہے کہ لوگ اجر حاصل کریں اور

مولانا شيخ محمد عادل رباني

اس ﷻ کی رحمت پا سکیں۔ اللہ ﷻ کسی کے محتاج نہیں، نہ ہی انہیں ﷻ کسی کی عبادت یا زکاۃ کی ضرورت ہے۔ اللہ عزوجل کسی چیز کا محتاج نہیں۔ وہ ﷻ صرف یہ خوبصورت چیزیں اس لیے عطا کرتا ہے تاکہ لوگ انہیں حاصل کر سکیں۔ لیکن لوگ اسے نہیں لیتے۔ وہ کفر کرتے ہیں۔ جو کفر کرتے ہیں، وہ بہتر جانتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے مال و دولت، پیسے، ہتھیاروں اور بندوقوں کی وجہ سے خود کو کچھ عظیم سمجھتے ہیں۔ ان سب کی کوئی قیمت نہیں۔ اگر اللہ ﷻ انہیں ۱ سانس بھی نہ دے تو وہ ہلاک ہو جائیں۔ وہ صرف لاشیں بن جائیں؛ کچھ اور نہیں۔

لہٰذا، اللہ عزوجل کا شکر ہے اس نعمت کے لیے جو اس ﷻ نے عطا فرمائی ہے۔ اللہ ﷻ اپنی خیر و برکت کو مزید بڑھائیں اور ہمیشہ قائم رکھیں۔ جیسا کہ ہم نے کہا، آج کے دن جو کام کرنے ہیں وہ واضح ہیں۔ صدقات اور نیکیوں کے کام کیے جاتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، صلوٰۃ (درود پاک)، دلائل الخیرات اور دعائیں کی جاتی ہیں۔ جتنا ہو سکے اتنا کرو۔ اب وہ لوگ عرفات میں کھڑے ہیں، وقوف کر رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں۔ کبھی کبھی لوگ سوچتے ہیں کہ — ایک مجذوب تھے جو لوگوں سے کہتے تھے، ''اس وقت اٹھو اور عرفات میں لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ، کھڑے ہو کر دعا کرو۔'' ہم نے اسے ۲-۳ بار کیا بھی تھا۔ پھر شکر اللہ ﷻ کا، ہمارے شیخ نے فرمایا کہ اسے مت کرو۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ کبھی کبھی کچھ اعمال کیے جاتے ہیں اور پھر لگتا ہے کہ ہم اچھا کر رہے ہیں۔ جان کر یا انجانے میں، اس سے فتنہ پیدا ہو سکتا ہے۔ فتنہ پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ صرف سیدھے راستے پر رہنا کافی ہے۔ ہماری طریقت میں ہر چیز سنت، شریعت اور طریقت کے مطابق ہوتی ہے، کچھ اور نہیں۔ لہٰذا، جن باتوں کو آپ نہیں جانتے، ان پر زیادہ توجہ نہ دو۔ جو آپ کے شیخ، آپ کے مرشد کرتے ہیں، وہی کرو۔ اس کے علاوہ کسی اور چیز کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ ﷻ ہم سب کو معاف عطا فرمائے۔ اسے مبارک بنائیں۔ اللہ ﷻ اسے ہم سب کے لیے مبارک اور خوبصورت بنائے۔ ہمارے بہت سے بھائی، پیارے اور رشتہ دار اس سال گئے ہیں۔ جو نہیں جا سکے، انہیں بھی اس سال موقع ملے، ان شاء اللہ۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۶ مئی ۲۰۲۶ / ۰۹ ذو الحجہ ۱۴۴۷
لفکے، قبرص